OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 28, Issue, 1, 2023
http://alqalamjournalpu.com/

SPV (Special Purpose Vehicle): تعارف، احکام، صکوک میں کردار اور صکوک ہولڈرز کی ملکیت پر اس کا اثر

Special Purpose Vehicle: Intrudoction, Sharia'a Rulings and its impact on the ownership of Sukuk Holders

Dr. Kaleemullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan, Quetta, Pakistan

Abstract

KEYWORDS:

Sukuk, Islamic Economic System, SPV, Sharia'a, Ownership

Date of Publication: 30-06-2023

Sukuk has become an integral part of Islamic economic system and Islamic financial institutions because of it's need and importance. What differentiates sukuk from the conventional interest-bearing bonds is the factor of ownership in an asset for the sukuk holders based on their ratio of sukuk holdings. However, what remained a topic of research is the ownership status and the rights of sukuk holders upon the underlying sukuk asset. Since There were several problems and difficulties in transferring property from the ownership of the Originator to the ownership of the Sukuk holders, for example, the number of Sukuk holders usually exceeds thousands, so it is impossible to register the property with this large number of names, as well as taxes would become higher when we transfer property from the Originator to the holders of Sukuk. Therefore, in order to solve these problems, contemporary jurists borrowing from the western laws, presented the idea of a Special-Purpose Vehicle (SPV). In this paper, I introduce such a company, discuss its objectives and structure, its shariah ruling, and the affect it has upon the sukuk holders.

تمہید:

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ عصر حاضر میں صکوک اسلامی مالیاتی نظام اور اس کے اداروں کے لئے شدید ضرورت اور اہمیت کا حامل ہے۔ وہ بنیادی نکتہ جو صکوک کو رائج الوقت سودی بانڈز سے ممتاز اور علیحدہ کرتا ہے وہ ملکیت کا عنصر ہے جو صکوک ہولڈرز کو متعلقہ اثاثے میں اپنے صکوک کی مالیت کے تناسب سے حاصل ہوتی ہے، کیونکہ صکوک میں محض سودی قرضہ جات کی لین دین نہیں ہوتی ہے، بلکہ یہاں اثاثہ موجود ہوتا ہے جو بذات خود یا اس کی منفعت صکوک ہولڈرز کی ملکیت میں داخل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے صکوک ہولڈرز کو اپنے پیسوں پر منافع لینا شرعا حلال ہو جاتا ہے۔

موجد (Originator) کی ملکیت سے براہ راست صکوک ہولڈرز کی ملکیت کی طرف اثاثے کے انتقال میں متعدد قانونی اور عملی دشواریاں لاحق تھیں، مثلا یہ کہ صکوک ہولڈرز کی تعداد عام طور پر سینکڑوں یا ہزاروں میں ہوتی ہے، اب ایک اثاثے کو اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے نام پر براہ راست منتقل کرنا تقریبا ناممکن ہے، نیز موجد (originator) سے صکوک ہولڈرز کی طرف اثاثے کے انتقال میں چونکہ ٹیکس کی ادائیگی بھی لازم آتی تھی اس لئے ان دشواریوں کے حل کے لئے معاصر فقہاء نے مغربی قوانین میں رائج "خاص مقصد والی کمپنی" کا تصور دیا، جسے عربی میں "الشركة ذات الغرض الخاص"، انگریزی میں Special Purpose Vehicle، یا Special Purpose Company، یا Special Purpose Entity کہا جاتا ہے، جس کے لئے بالاختصار بالترتیب SPV\SPC\SPE, استعمال کیا جاتا ہے۔ مقالہ ہذا میں اس کمپنی کا تعارف، اس کے قائم کرنے کی اغراض و مقاصد، اس کا تشکیلی ڈھانچہ، اس کے شرعی حکم اور صکوک ہولڈرز کی ملکیت پر اس کے اثر سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

SPV کی تعریف:

معاصر قانون میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ یہ ایک ایسا قانونی ڈھانچہ ہے جسے دوسری کمپنی کے واسطے سے بنایا جاتا ہے، (اس دوسری کمپنی کو کفیل، راعی، یا موجد کہا جاتا ہے) اس طرح کہ اصل کمپنی اپنے اثاثہ جات کسی خاص مقصد یا خاص سرگرمی سرانجام دینے کے لئے اس کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔ یہ کمپنی بنیادی فیصلے نہیں کر سکتی ہے۔ اس کی قانونی شکل محدود شرکت، لمیٹڈ کمپنی، ٹرسٹ فنڈ یا کارپوریٹ کمپنی ہو سکتی ہے۔[1]

جبکہ بعض حضرات نے یوں تعریف کی ہے کہ یہ مخصوص مقصد کے لئے قائم کیا ہوا ادارہ، جو کہ نادہندگی کے خطرے سے بچا ہوا ہو، خواہ یہ کسی ادارے کی صورت میں ہو یا لمیٹڈ کمپنی وغیرہ کی صورت میں ہو، اس طور پر کہ وہ خاص مقصد کے معیارات پر پورا اترتا ہو، جس کے لئے اس کو قائم کیا گیا ہو۔[2]

ان ساری تعریفات کا حاصل یہ ہوا کہ SPV در اصل کسی اور کمپنی یا شخص کا بنایا ہوا ایک ادارہ ہوتا ہے جس کا اپنا الگ سے مستقل قانونی وجود ہوتا ہے، جسے خاص مقصد کے لئے تشکیل دیا جاتا ہے، جس مقصد کے حصول کے لئے اصل موجد (originator) اپنے کچھ اثاثہ جات یا اثاثہ جات سے حاصل شدہ منفعتیں اس SPV کی طرف منتقل کر دیتا ہے، اس SPV کا اپنا الگ وجود اور تنظیمی ڈھانچہ ہوتا ہے، نیز اس کا حساب کتاب بھی اصل کمپنی کے حساب کتاب سے الگ ہوتا ہے۔ یہ کمپنی افلاس اور نادہندگی کے خطرے سے دور ہو جاتی ہے، یعنی اگر اصل کمپنی دیوالیہ ہو جائے تو اس SPV کے مملوکہ اثاثہ جات اس اصل موجد کمپنی کے قرضہ جات اور واجبات میں قرقی نہیں کئے جاتے ہیں۔ بعض حضرات کی تعریفوں کے مطابق افشور (Off shore) کمپنیاں بھی اس کے ضمن میں آتی ہے جنہیں ٹیکس میں چھوٹ کی غرض سے کسی ایسے علاقے میں رجسٹرڈ کروایا جاتا ہے جہاں ٹیکس لاگو نہیں ہوتے ہیں۔[3]

باقی SPV کے لئے قانونی طور پر کوئی مخصوص ڈھانچہ لازم نہیں ہوتا ہے، البتہ فی زمانہ مختلف ممالک کے قوانین اور ان کے تعامل (practice) کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ SPV کو درج ذیل چار صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں جاری کیا جاتا ہے:

1۔ SPV یعنی خاص مقصدی ادارہ، یہ ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں کے قوانین میں SPV کے لئے الگ قانونی ڈھانچہ اور مخصوص قانونی احکام رکھے گئے ہو۔

2: محدود ذمہ داریوں والی کمپنی (Limited Liability Company) عام طور پر اس کو ایسی جگہوں میں رجسٹرڈ کروایا جاتا ہے جہاں ٹیکس معاف ہو۔

3۔ ٹرسٹ: خواہ وہ ملکی سطح پر ہو یا بیرون ملک کوئی ٹرسٹ (Offshore Trust) ہو۔

4۔ میوچل فنڈ۔[4]

معاصر اسلامی مالیاتی نظام میں اس کی حقیقت بھی وہی ہے جو کہ تعریف کے ضمن میں ذکر کر دی گئی ہے، البتہ شرط کے طور پر اس میں اتنا اضافہ کر دیا جاتا ہے کہ جو اثاثہ جات وغیرہ SPV کی طرف منتقل کئے جائیں وہ ایسے

ہوں کہ ان کی بنیاد پر صکوک جاری کئے جاسکتے ہوں۔ کیونکہ یہاں پر SPV کا اصل مقصد صکوک کا اجراء ہے اس لئے یہ شرط لگادی گئی ہے۔

SPV کی اہمیت اور اسکی امتیازی خصوصیات:

ویسے تو SPV کی متعدد پہلو سے قانونی اور معاشی اہمیت ہے، البتہ اس کی بنیادی اہمیت سیکیوریٹائزیشن میں سامنے آتی ہے، مغربی قوانین کی رو سے قرضہ جات (Debts) کی سیکیوریٹائزیشن میں اس کی خاص اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ یہ کمپنی بظاہر چونکہ اصل موجد (originator) سے الگ اور جدا ہوتی ہے، اس لئے اس کے مملوکہ اثاثے خود اس کے ہی مملوک شمار ہوتے ہیں، لہذا اصل موجد (originator) کے افلاس اور نادہندہ ہوجانے کی صورت میں نہ تو اس کمپنی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے ذریعہ سے اس کے قرضہ جات ادا کئے جاتے ہیں۔ لہذا اس کمپنی کی بنیادی اہمیت نادہندگی سے بچاؤ اور مقروض کے نادہندہ ہونے کا اس کے مملوکہ اثاثہ جات پر اثر انداز نہ ہونا ہے۔[5]

اس قسم کی کمپنیوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ عام طور پر نہ تو اس کا مادی وجود ہوتا ہے، نہ ہی اس کے ملازم ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کو اپنے بارے میں بھی بنیادی فیصلے کرنے کے اختیارات ہوتے ہیں۔ نہ ہی اس کو نادہندہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

چونکہ یہ خاص مقصد کے لئے قائم کی جاتی ہے اس لئے یہ وہی خاص مقصد تک محدود رہتی ہے، عام طور پر اس کا مقصد اثاثہ جات کو نقدی میں تبدیل کرنا ہوتا ہے، پھر ان اثاثہ جات کی حفاظت اور ان کا انتظام وانصرام کرنا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کا اپنا ایک الگ اور مستقل قانونی وجود ہو، اس طرح کہ یہ موجد (originator) سے بھی الگ اور اس کے ہر طرح کے تصرفات سے آزاد ہو، اس طرح یہ سرمایہ کاری کرنے والے انوسٹرز سے بھی جدا ہو۔ گویا یہ ضروری ہے کہ اس کے چلانے والے اصل کمپنی سے کلی طور پر ممتاز اور جدا ہو۔ اس کے پراسپکٹس میں اس خاص مقصد کی وضاحت ضروری ہے جس مقصد کے لئے اس کمپنی کو بنایا جارہا ہے۔ یہ کمپنی محدود ذمہ داری والی ہوتی ہے۔[6]

نیز عالمی مالیاتی مارکیٹ میں صکوک کے اجراء کی کثرت کے ساتھ ساتھ صکوک کی تشکیل اور اسٹرکچر میں SPV کا استعمال بھی بڑھتا گیا، بلکہ فی زمانہ صکوک کے اجراء کے لئے ایک طرح سے SPV کے وجود کو لازم سمجھا گیا ہے، یہاں تک کہ اگر پہلے سے کوئی SPV دستیاب نہ ہو تو موجد (originator) کو اس بات کا پابند بنایا جاتا ہے کہ وہ پہلے کوئی SPV تشکیل دے تاکہ اس کی روشنی میں صکوک کے اجراء کے مراحل بخوبی انجام پاسکے۔[7]

SPV قائم کرنے کی وجوہات:

اس طرز کی کمپنیوں کے قائم کرنے کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں جن میں سے بعض کا تعلق موجد (originator) سے ہے اور بعض کا تعلق سرمایہ کاری کرنے والوں سے ہے۔ ذیل میں اس کی چند وجوہات ذکر کی جاتی ہے:

1۔ موجد (originitor) کے لئے اس کی اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ افلاس اور نادہندگی سے دور ہوتی ہے، یعنی وہ اپنے مملوکہ اثاثہ جات کی حفاظت کے لئے ایسا کرتا ہے کہ ایک SPV کمپنی تشکیل دیتا ہے اور اپنے کچھ اثاثہ جات اس کی ملکیت میں دیدیتا ہے۔ اس کا فائدہ اس کو اس طرح ملتا ہے کہ اس کی نادہندگی (Defaulter) کی صورت میں اس کے قرض خواہوں کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنا قرض اس SPV کے مملوکہ اثاثہ جات سے وصول کریں، کیونکہ SPV اور اس کے مملوک اثاثہ جات قانونی طور پر اصل کمپنی سے علیحدہ ہوتے ہیں۔[8]

2۔ originator کے لئے یہ کمپنی قائم کرنے کی ایک اہم وجہ ٹیکس میں چھوٹ حاصل کرنا ہے، کیونکہ وہ کسی باہر ملک میں ایسی جگہ اس SPV کو رجسٹرڈ کرواتا ہے جس جگہ میں ٹیکس کی ادائیگی معاف ہو۔ جیسے برموڈا، پاناما، جزیرہ کایمان وغیرہ۔ وہاں رجسٹرڈ کرنے کی صورت میں انہیں اس کمپنی کے حاصل کردہ منافع پر ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑتا ہے، اس لئے وہ اپنی اصل کمپنی کے علاوہ ان جگہوں میں ایک اور SPV طرز کی کمپنی بنالیتے ہیں تاکہ انہیں ٹیکس میں مراعات حاصل ہوں۔[9]

3۔ اس کے علاوہ ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے originator فائنانسگ، قرضے اور نقدی حاصل کرسکتاہے۔ اسی وجہ سے مالی خسارے سے دوچار کمپنیاں اس کے ذریعہ سے اپنامالی خسارہ دور کرکے قرضہ جات نقد رقم وغیرہ حاصل کرسکتی ہیں۔[10]

4۔ نیز سرمایہ کاری کرنے والوں کو بھی اس کا فائدہ حاصل ہوتاہے، وہ اس طرح کہ ان کالگایاہوا سرمایہ محفوظ ہوجاتا ہے، اس کا تعلق خاص اسی SPV کمپنی اور اس کے اثاثہ جات سے منسلک ہوجاتا ہے، اگر اصل originator نادہندہ بھی ہوجائے تو بھی اس کے دیگر قرض خواہ اس SPV اور اس کے اثاثہ جات کی طرف رجوع نہیں کرسکتے ہیں۔[11]

5۔ ایک اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی غیر ملکیوں کو خرید وفروخت قانونی طور پر مشکل یا ناممکن ہوتی ہے، تو اس وقت اس SPV کو تشکیل دیگر وہ اثاثے اسے فروخت کردیئے جاتے ہیں تاکہ ملکی قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے اثاثہ کو بیچا جاسکے۔[12]

6۔ اکاؤنٹنگ کے لحاظ سے بھی SPV میں موجد (originator) کا فائدہ ہے، کیونکہ اثاثہ اس کی بیلنس شیٹ سے نکل جاتا ہے جیسا کہ (FAS140) میں اس کی وضاحت موجود ہے۔[13]

یہ وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے SPV کمپنیاں بنائی جاتی ہیں، اگر ہم صکوک میں اس طرح کی کمپنیوں پر ایک نظر ڈالیں تو ہمیں بھی ان کے پیچھے اس سے ملتے جلتے اسباب نظر آتے ہیں، کہ یا تو ٹیکس کی مد میں مراعات حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے یا صکوک کا underlying asset کوئی سرکاری اثاثہ ہوتا ہے جسے کسی غیر ملک کے شہری کو فروخت کرنا قانوناً ممنوع ہوتا ہے، تو اس مشکل کے حل کے لئے SPV تشکیل دیکر اثاثہ اسے فروخت کر دیا جاتا ہے۔

لہذا اوپر ذکر کردہ وجوہات جس طرح عام مقاصد کے SPV کے لئے کار آمد ہیں بعینہ یہی مقاصد صکوک میں SPV کے لئے بھی وجہ اور اسباب کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ البتہ اس میں بعض شرعی مسائل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے جس میں سب سے اہم یہ ہے کہ صکوک ہولڈرز کو اصل سرمایہ کی واپسی کی گارنٹی، موجد کا ان سے واپس اثاثہ خریدنے کا معاہدہ، یا SPV کے مملوکہ اثاثہ جات سے حاصل شدہ منافع کو سودی قرضوں میں انویسٹ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

ان وجوہات کے علاوہ خاص صکوک میں شرعی مقتضیات کو پورے کرنے کے لئے بعض اوقات درج ذیل مقاصد کے پیش نظر بھی SPV کو قائم کیا جاتا ہے۔

1۔ صکوک ہولڈرز کے اصل سرمایہ کی گارنٹی: چونکہ خود originator اور صکوک اثاثہ جات کا انتظام چلانے والا (Manager of Sukuk Assets) کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اصل سرمایہ (capital) کی واپسی کی گارنٹی دے، اس لئے بعض صکوک اسٹرکچر میں اس حرمت سے بچنے کے لئے براہ راست originator پر گارنٹی نہیں ڈالی گئی ہے، بلکہ اس کے لئے SPV تشکیل دیا ہے تاکہ وہ صکوک ہولڈرز کو ان کے اصل سرمایہ کی واپسی کی گارنٹی دے۔

2۔ صکوکی اثاثہ جات کی واپس خریداری کا وعدہ: چونکہ بعض اجارہ صکوک میں ایسا ہوتا ہے کہ originator اپنا اثاثہ نقد رقم میں صکوک ہولڈرز کو فروخت کرتا ہے، پھر وہی اثاثہ ان سے کرایہ پر لیکر ساتھ یہ لازمی وعدہ بھی کرتا ہے کہ وہ آخر میں اس اثاثے کو فیس ویلیو پر خرید لے گا، یا صکوک ہولڈرز سے یہ لازمی وعدہ کرتے ہیں کہ معاملے کے آخر میں وہ یہ اثاثہ واپس originator کو ہبہ کریں گے یا معمولی علامتی قیمت میں فروخت کریں گے۔

چونکہ بعض علماء نے اس معاملے کو بیع عینہ کے زمرے میں شامل کیا ہے، لہذا اس نوعیت کے معاملے سے بچنے کے لئے بعض صکوک اسٹرکچر میں SPV کو درمیان میں داخل کیا گیا ہے تاکہ اثاثہ کے فروخت کنندہ اثاثے کو اس کے خریدار سے واپس نہ خریدے، بلکہ درمیان میں تیسرے فریق کا واسطہ آجائے، اور یوں بیع عینہ کا اشکال ختم ہو جائے۔

3۔ سودی قرض سے بچنے کے لئے حیلہ: بعض ایسے ممالک میں جہاں منصوبہ جات کے لئے حلال اور جائز طریقے سے قرض اور فائنانسگ کا حصول ناممکن ہوتا ہے، وہاں پر بعض حضرات نے SPV کو اس مقصد کے لئے تشکیل دیا ہے کہ وہ سودی قرض وصول کر کے پھر اسے جائز طریقے سے اسلامی مالیاتی ادارے کو دے۔

4۔ حصول سرمایہ کے لئے: بعض اوقات کسی اسلامی مالیاتی ادارے کو نقد رقوم کی ضرورت ہوتی ہے، تو بجائے اس کے کہ وہ کسی بینک یا مالیاتی ادارے سے قرض لے یا وہ اپنے راس المال (Capital) میں اضافہ کر کے نئے شیئرز جاری کرے، وہ یہ کرتا ہے کہ SPV تشکیل دیکر اپنے کچھ اثاثہ جات اس کی ملکیت میں دیدیتا ہے، پھر صکوک یا دیگر یا جائز مالیاتی دستاویز جاری کر کے ان کے ذریعہ نقد سرمایہ حاصل کرلیتا ہے۔[14]

ملحوظہ:

یہاں محض ان اسباب کو بیان کرنا مقصود ہے، باقی اول الذکر تین اسباب کے شرعی احکام کے بارے میں مقالہ نگار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ تینوں اسباب بالکل غیر شرعی ہیں، ان کے اختیار کرنے سے معاملہ جائز نہیں ہوتا ہے، اس لئے اجراء صکوک کے جملہ مراحل میں ان تینوں معاملات سے اجتناب ضروری ہے)

SPV کا انتظامی ڈھانچہ:

اس کے لئے کوئی متعین انتظامی ڈھانچہ اور طریقہ کار نہیں ہوتا ہے، بلکہ مختلف ممالک میں مختلف طرح سے یہ کمپنی بنائی جاتی ہے، کبھی یہ SPV کے عنوان سے ہوتی ہے تو کبھی ٹرسٹ کے نام سے، اسی طرح بعض اوقات یہ لمیٹڈ شراکت تو کبھی یہ محدود ذمہ داری والی کمپنی کی صورت میں ہوتی ہے۔ البتہ جن ممالک میں اس کمپنی کے حوالے سے کوئی مخصوص قانون ہو، جس میں اس طرح کی کمپنیاں بنانے کی اجازت دی گئی ہو تو ان ممالک میں اسی نام سے ہی یہ کمپنیاں بنائی جاتی ہیں۔ ملائیشیا میں یہ قانون ہے کہ جب Asset Backed Security کے لئے کوئی درخواست دیتا ہے تو اس میں حکومت کی طرف سے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ موجد Originator اس پوزیشن میں نہ ہو کہ وہ SPV پر اپنا کنٹرول رکھے۔ نیز اس کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ SPV کمپنی کے شئیرز میں 10٪ سے زیادہ نہیں خرید سکتا ہے۔[15]

SPV میوچل فنڈ کے طرز پر مشترکہ سرمایہ کاری فنڈ کی خدمات سر انجام دے گی۔ اس کا ایک مینیجر ہو گا جو پراسپکٹس میں طے کردہ طریقہ کار کے مطابق فنڈ چلائے گا۔ اس کمپنی کا سارا دارومدار بورڈ آف ٹرسٹیز پر ہوتا ہے، ان کے اثاثہ جات کو ایک الگ (Asset Management Company) چلاتی ہے۔

چونکہ صکوک اسٹرکچر میں SPV کا بہت اہم کردار ہے، اس طرح کہ وہ صکوک ہولڈرز کی طرف سے اثاثہ جات کا مالک بن جاتی ہے، اور پھر صکوک ہولڈرز کی نیابت میں وہ ان کا انتظام وانصرام کرتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس کے چلانے والے اس کے بنانے والوں سے بالکل الگ ہو، وہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ اس کے لئے ایک Central Islamic Trustee (CIT) تشکیل دیا جائے جو ان سے بالکل الگ ہو اور ایک تھرڈ پارٹی کے طور پر شرعی اصولوں کے مطابق اثاثہ جات کا انتظام وانصرام جاری رکھے۔[16] بہر حال اس طرح کے اداروں میں بنیادی طور پر تین فریق ہوتے ہیں:

الف:۔ اس کو بنانے اور قائم کرنے والا، اسے عربی میں Originator یا Settler کہا جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اس کو بناتے وقت کچھ رقم بھی عطیہ کے طور پر دیتا ہے (عطیہ اس وجہ سے تاکہ وہ اس SPV کا مالک نہ بنے)

ب:۔ اس سے فائدہ اٹھانے والے جن کے لئے یہ ادارے بنائے جاتے ہیں، انہیں (Beneficiaries) کہا جاتا ہے۔

ج:۔ خود یہ SPV، کیونکہ یہ قانونی طور پر اوپر ذکر کردہ دونوں فریقوں سے الگ حیثیت اور الگ وجود رکھتی ہے۔

البتہ چونکہ SPV کا الگ مادی وجود نہیں ہوتا ہے، نہ ہی اس کے ملازم اور دفتر ہوتے ہیں اس لئے اس کے بناتے وقت اس کے پراسپکٹس میں اس بات کی صراحت کی جاتی ہے کہ originator ہی اس کے وکیل اور نائب کے طور پر اس کے معاملات سر انجام دے گا، لہذا وہی SPV کے اثاثہ جات کی ملکیت کے ثبوت اور صکوک کی فروختگی سے حاصل شدہ رقوم وغیرہ محفوظ رکھتا ہے۔ انہیں صکوک ہولڈرز پر تقسیم کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر وہی عدالت وغیرہ میں اسکی نمائندگی کرتا ہے۔ عام طور پر وہ اپنی خدمات کے عوض اجرت (Agency Fee) وصول کرتا ہے۔[17]

SPV اور دیگر کمپنیوں میں فرق:

SPV اور دیگر کمپنیوں میں درج ذیل نکات کی صورت میں فرق بیان کیا جاسکتا ہے:

- ویسے تو کمپنیوں کے لئے ضروری ہے کہ اس میں کم از کم دو اشخاص شریک ہوں، SPV اس کلیے سے مستثنیٰ ہے، لہٰذا محض ایک شخص بھی اس کا مالک بن سکتا ہے۔
- اس کی عمر محض اس کے مقصد تک محدود ہے جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کے ساتھ ہی یہ خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔
- جس غرض کے لئے اسے تشکیل دیا جاتا ہے وہ انتہائی محدود اور تنگ ہوتی ہے، اسی وجہ سے اسے "خاص مقصد والی کمپنی" کہا جاتا ہے۔
- اسے بھی ہر مقصد کے لئے نہیں بنایا جاسکتا ہے، بلکہ کچھ مقاصد ایسے بھی ہیں جن کے لئے قانونی طور پر اس طرح کی کمپنیوں کے بنانے پر پابندی عائد ہے۔[18]

اجراء صکوک کے مختلف مراحل اور ان میں SPV کا کردار

سیکیوریٹائزیشن (جس میں اثاثوں کو نقد رقم میں تبدیل کیا جاتا ہے) کے مختلف مراحل میں SPV کا کردار کئی جگہوں پر نمایاں ہوتا ہے۔ ذیل میں اس کو مختلف مراحل کے لحاظ سے واضح کیا جاتا ہے:

پہلا مرحلہ: موجد (originator) اپنے ان اثاثہ جات کو متعین کرتی ہے جس کی بنیاد پر وہ صکوک جاری کرنا چاہتا ہے، پھر ان مختلف اثاثوں کو اپنی ملکیت سے نکال کر ایک انوسٹمنٹ پول میں جمع کرتا ہے جس کو (Securitization Pool) کہا جاتا ہے۔ پھر ان اثاثہ جات کو، (Off-Balance Sheet) میں رجسٹرڈ کروا کر انہیں SPV کی طرف منتقل کر دیتا ہے جو SPV پہلے سے موجود ہوتی ہے یا یہی Originator company اسے خود بناتی ہے۔

دوسرا مرحلہ: بینک کا منافع بخش اثاثہ جات کو مالیاتی دستاویز میں تبدیل کرنے اور انہیں فروخت کرنے کا مرحلہ، اس مرحلے میں SPV ان اثاثہ جات کا جائزہ لیکر انہیں مناسب یونٹس اور حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ پھر انہیں صکوک (مالیاتی دستاویز) کی شکل میں ڈھال کر انہیں سرمایہ کاری کے خواہشمندوں کو فروخت کرکے اس کی قیمت سے حاصل شدہ رقوم مالک (originator) کے حوالہ کر دیتی ہے۔ پھر SPV ان اثاثہ جات کو صکوک ہولڈرز کی نیابت میں موجد originator کو کرایہ پر دیتی ہے۔ جب تک SPV موجود ہوتی ہے تو یہ اثاثہ جات اسی کی ملکیت میں رہتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ: صکوک فنڈ کے انتظام وانصرام کا ہے، کہ جب سرمایہ کار صکوک خرید لیتے ہیں تو پھر یہ SPV ان تمام صکوک ہولڈرز کی نیابت میں صکوک فنڈ کا انتظام چلاتی ہے، اس طرح کہ وہ ان اثاثہ سے (کرایہ یا اقساط) کی صورت

میں حاصل شدہ منافع جمع کرتی ہے اور پھر اس کو صکوک ہولڈرز میں تقسیم کرتی ہے، اس کے علاوہ صکوک فنڈ کو جس نوعیت کی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے یہ SPV انہیں سرانجام دیتی ہے۔

چوتھا مرحلہ: صکوک کا اختتام: یعنی صکوک کی مدت ختم ہو جانے کے بعد SPV وہی اثاثہ جات واپس اصل موجد (Originator) کو فروخت کر کے حاصل شدہ رقم صکوک ہولڈرز میں تقسیم کرتی ہے۔[19]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ صکوک کے اجراء سے لیکر ان کے اختتام تک ہر مرحلے پر SPV کی ضرورت پڑتی ہے لہذا اگر یوں کہا جائے تو بے جا نہیں ہو گا کہ SPV صکوک کے اجراء میں ایک اہم کردار ادا کرنے والا عامل ہے۔

SPV کس کا نمائندہ ہے؟

اجراء صکوک کے ابتدائی مراحل سے لیکر اس کے اختتامی مرحلے تک SPV کا کردار جاری رہتا ہے۔ یہ درحقیقت دو طرفہ (reciprocal) نیابت (proxy) کا کردار ادا کرتا ہے، اس طرح کہ بعض معاملات میں یہ originator کی نیابت میں اس کی ذمہ داریاں سرانجام دیتا ہے جبکہ بعض دیگر معاملات میں یہ صکوک ہولڈرز کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ صکوک جاری ہونے سے پہلے تو یہ originator کا نمائندہ ہوتا ہے جبکہ صکوک جاری ہو جانے اور صکوک ہولڈرز کی طرف اس کے منتقل ہو جانے کے بعد یہ ان کا نائب بن جاتا ہے۔

اگرچہ عام طور پر SPV کی طرف سے originator سے متعلقہ سرگرمیاں سرانجام دینے کے لئے ان کے درمیان کوئی مختار نامہ نہیں ہوتا ہے لیکن پھر بھی جب ہم دیکھتے ہیں کہ SPV اصل موجد (originator) کے لئے وکیل بیع (sale agent)، ڈیلر و تشہیر کنندہ (market maker) اور سرٹیفکیٹس کی خریداری کے ضامن (underwriter) کے طور پر خدمات سرانجام دے رہا ہے تو اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوتی ہے کہ گویا اصل (originator) کی طرف سے SPV کو مضمر نیابت (implicit proxy) سونپی گئی ہے جس کی بناء پر SPV اس کے واسطے یہ کام سرانجام دیتی ہے۔ دوسری طرف صکوک ہولڈرز کو صکوک منتقل کئے جانے کے بعد SPV پھر صکوکی اثاثہ (underlying asset) سے متعلق معاملات (اسے کرایہ پر دینا، پھر فروخت کرنا وغیرہ) کی انجام دہی میں یہ صکوک ہولڈرز کا نمائندہ بن جاتی ہے۔ اسی طرح صکوک ہولڈرز کے لئے کرایہ کی مد میں رقم کی اصولی اور پھر ان کی ملکیت کے تناسب کے حساب سے اس رقم کو ان میں تقسیم کرنے کا کام بھی SPV سرانجام دیتی ہے۔[20]

لہذا یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ SPV اصل (originator) اور صکوک ہولڈرز میں سے کسی ایک کا نائب اور وکیل نہیں ہے، بلکہ دونوں کا نائب اور وکیل ہے جو مختلف مواقع پر ان دونوں کے لئے خدمات سرانجام دیتی

ہے۔ البتہ originator کے لئے اس کی خدمات بلا معاوضہ، جبکہ صکوک ہولڈرز کے لئے اس کی خدمات کے عوض میں یہ صکوک ہولڈرز سے اجرت وصول کرتی ہے۔

SPV اور ٹرسٹ (Trust) میں فرق:

جس مقصد کے لئے SPV بنائی اور استعمال کی جاتی ہے اس مقصد کے لئے بعض ممالک میں "ٹرسٹ" استعمال کیا جاتا ہے، گویا صکوک جاری کرنے والے اس نوعیت کے ادارے دو قسم کے ہوتے ہیں:

نمبر 1۔ ٹرسٹ:

یعنی صکوک جاری کرنے والا (originator) پہلے کچھ معمولی سی رقم رفاہی مقصد کے لئے مختص کر کے / وقف کر کے اس کے لئے ٹرسٹ بناتا ہے۔ اس میں یہ وضاحت کرتا ہے کہ یہ رقم انجام کار رفاہی کاموں میں استعمال کی جائی گی۔ پھر وہ اپنے مملوکہ کچھ اثاثہ جات اس ٹرسٹ کی ملکیت میں دیتا ہے۔ ٹرسٹ اس کے صکوک جاری کر کے حاصل شدہ رقم اثاثے کی قیمت کے طور پر اسے حوالہ کرتا ہے۔ صکوک کی اختتام پذیری پر ٹرسٹ تحلیل ہو جاتا ہے اور اس کی مملوکہ رقم رفاہی کاموں میں خرچ کر دی جاتی ہے۔

یہ ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں:

- انگریزی قانون (Anglo-American) نافذ ہو۔
- یا جہاں تو دیوانی قانون (Civil Law) نافذ ہو لیکن انہوں نے ٹرسٹ لاء کی نقل کی ہو۔
- جن ممالک نے اپنا ٹرسٹ لاء بنا کر اسے نافذ کیا ہو، جیسے بحرین۔

نمبر 2۔ خاص مقصدی تجارتی ادارے (Corporate SPVs)

زیادہ تر صکوک کے لئے اسی کو ہی استعمال کیا جاتا ہے، بالخصوص انٹر نیشنل معاملات میں۔ ایسی صورت میں ٹرسٹی کی ذمہ داریاں (fiduciary obligations) SPV پر ڈالی جاتی ہیں۔[21]

دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ SPV کا کوئی ایک یا کہیں مالک ہوتے ہیں جن کو اس SPV پر وہ تمام حقوق حاصل ہوتے ہیں جو قانون کمپنی کی رو سے مالک کو اپنی مملوکہ کمپنی پر حاصل ہوتے ہیں۔ لہذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ SPV بیک وقت اثاثہ جات کی مالک بھی ہوتی ہے اور (اصل موجد صکوک) کی مملوک بھی۔ جبکہ اس کے برعکس ٹرسٹ کا کوئی مالک نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کا کوئی متولی ہوتا ہے جو اس کے انتظام وانصرام چلاتا ہے۔ اس کی حیثیت

مالک کی نہیں ہوتی ہے، بلکہ امین (Trustee) کی ہوتی ہے جو اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ اس ٹرسٹ کو اس کے بنانے والے شخص یا اشخاص کے طے کردہ شرائط وضوابط کے مطابق چلائے۔ ٹرسٹ بنانے والے ٹرسٹ بناتے وقت یہ بھی طے کر سکتے ہیں کہ ایک مخصوص وقت اور مدت کے گزر جانے کے بعد یا کسی مخصوص صورتحال میں ٹرسٹ کے متولی کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ ٹرسٹ کے مملوکہ اثاثہ جات فروخت کرے۔[22]

صکوک میں ٹرسٹی کی اقسام اور ان کی ذمہ داریاں:

صکوک میں ہم متولی (Trustee) کو ان کی مختلف نوعیت والی ذمہ داریوں کی بنیاد پر درج ذیل تین اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1۔ صکوک ہولڈر متولی (sukuk-holder trustee)

یہ ٹرسٹ ڈیڈ میں ذکر کردہ ہدایات کے مطابق صکوک ہولڈرز کی نمائندگی کرتا ہے اور ان کے حقوق اور مصلحتوں کا خیال رکھتا ہے۔ اس کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ انتظام اور نگرانی کے تمام معاملات پیشہ ورانہ طریقے سے معاملے کے کاغذات (transaction documents) کے مطابق سرانجام پارہے ہیں۔ اس ٹرسٹی کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آجانے یا ڈیفالٹ ہوجانے کی صورت میں اس کا علم ہوجاتے ہی جتنا جلدی ممکن ہوسکے صکوک ہولڈرز کو اس کی اطلاع دے گا۔ نیز اس طرح تاوان وغیرہ کے موقعہ پر ایسے اقدامات کرے گا جن کی روشنی میں صکوک ہولڈرز کو ان کی رقوم کی ادائیگی ممکن ہوسکے گی۔

2۔ ضمانتی متولی (Security trustee)

یہ اس وقت ہوتا ہے جب صکوک کے معاملے میں ضمانت (security) موجود ہو، اس وقت اس متولی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ صکوک ہولڈرز کے فائدے کے لئے ضمانت کے اثاثوں کے قانونی دستاویزات اور دیگر متعلقہ امور کو محفوظ رکھے۔

3۔ **شئیر ٹرسٹی (Share trustee)** یہ وہ ٹرسٹی ہے جو صکوک کے اجراء کے لئے بنائے ہوئے SPV کے شیئرز سنبھال رکھتا ہے۔ یہ دیگر فریقوں کو اس بات کی یقین دہانی کے لئے ہوتا ہے کہ صکوک کا انتظام بعینہ انہیں اصول وضوابط کی روشنی میں چلایا جارہا ہے جن اصول وضوابط کو ٹرسٹ ڈیڈ میں مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ SPV کے شیئر ہولڈرز کے لئے جو معاملات سرانجام دینا ضروری ہے یا جن کاغذی دستاویزات پر دستخط کرنا ضروری ہے وہ ساری کاروائی یہ شئیر ٹرسٹی کی ذمہ داری ہے، مثلاً: معاملات (Transactions) کے کاغذات پر دستخط کرنا،

SPV کے بارے میں سارے فیصلے کرنا، سالانہ آڈٹ کروانا، اسی طرح صکوک کے اختتام پذیری پر اختتامی معاملات سرانجام دیناوغیرہ۔[23]

SPV شرعی نقطہ نظر سے:

شرعی نقطہ نظر سے SPV پر درج ذیل چار نکات پر بحث کرنے اور انہیں زیر غور لانے کی ضرورت ہے:

1۔ کیا اسلامی قانون میں اس طرز کی کمپنیاں قائم کرنے کی اجازت ہے جن کا کوئی حسی اور مادی وجود نہ ہو، البتہ قانونی طور پر وہ بذات خود مستقل قانونی وجود رکھتی ہو، اور ان کا مالی حساب کتاب ان کے بنانے والے کے حساب کتاب سے بالکل الگ ہو؟

2۔ وہ کیا شرائط اور صورتیں ہیں جو اس SPV کی الگ حیثیت اور قانونی وجود کے لئے شرعی طور پر ضروری ہیں؟

3۔ معاصر صکوک کے اجراء میں SPV اور Originator کے درمیان تمایز کی کیا صورتحال ہے؟ کیا واقعی SPV صکوک کے موجد (originator) سے الگ حیثیت رکھتی ہے یا نہیں؟

4۔ اس کے علاوہ فی نفسہ SPV کو قائم کرنے کے لئے شرعی اصول وضوابط

ذیل میں ان چاروں نکات سے بالترتیب بحث کی جائیگی انشاء اللہ۔

اسلامی قانون میں SPV کا حکم اور اس کے فقہی نظائر:

ظاہر ہے کہ یہ ایک نئی قانونی اصطلاح ہے جو کہ مغربی قانون میں رائج ہوئی ہے، اس لئے قدیم فقہی ذخائر میں تو اس نام سے ہمیں کوئی حکم نہیں ملتاہے، البتہ اگر ہم اس کی حقیقت پر ایک نظر ڈالیں تو واضح ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ دراصل "شخص قانونی" کا مسئلہ ہے یعنی کسی کمپنی کا اپنا مستقل قانونی وجود ہونا۔ اس مسئلے کے بارے میں قدیم فقہی ذخائر میں درج ذیل نظائر (preceding) موجود ہیں:۔

1۔ وقف:

یہ ایک شرعی اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی مملوکہ زمین وغیرہ اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں دیتا ہے، یعنی اسے کسی کار خیر مسجد، مدرسہ، ہسپتال وغیرہ دیگر رفاہی ادارے کی صورت میں ڈھال دیتا ہے۔ اس وقف کی بناء پر جب مسجد بن جاتی ہے تو وہ ایک مستقل قانونی حیثیت اور قانونی وجود حاصل کرلیتی ہے۔ اب اس مسجد کو ملنے والی رقم خود اس مسجد کی مملوک ہوتی ہے، مسجد مقروض بھی ہوسکتی ہے اس طرح کہ مسجد کا متولی مسجد کی ضروریات کے لئے کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کا قرضہ خود مسجد کے ذمہ ہوتا ہے متولی کے ذمہ نہیں ہوتا ہے، اسی طرح مسجد قرض خواہ بھی ہوسکتی ہے، یوں کہ مسجد کی مملوکہ زمین جائیداد وغیرہ

کسی کو کرایہ پر دیا تو اب اس کا کرایہ مسجد کا قرض ہے جو دوسرے کے ذمہ پر واجب الاداء ہے۔عدالت میں مقدمہ ہو تو وقف مدعی اور مدعی علیہ دونوں ہو سکتا ہے اگرچہ اس کی نمائندگی اس کا متولی کرتا ہے۔لہذا مالک ہونا، مقروض ہونا، قرض خواہ ہونا، مدعی، مدعیٰ علیہ ہونا یہ سب شخص کے اوصاف ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء کرام نے وقف میں شخص قانونی کی حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے۔[24]

2۔بیت المال:

بیت المال یعنی سرکاری خزانے سے پوری قوم کا حق تو متعلق ہے، مگر ہر شخص اس مال میں ملک کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے، اس مال کا مالک بیت المال ہی ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بیت المال بھی ایک شخص قانونی ہے، بلکہ فقہاء کرام کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المال کی مختلف مدات میں سے ہر مد کا اپنا قانونی وجود ہوتا ہے۔ اگر بیت المال کی ایک مد میں فاضل رقم ہو اور دوسری مد کو اس کی ضرورت ہو تو ایک ہی بیت المال کے مختلف مدات میں سے ایک دوسرے کو قرضہ دیا جاسکتا ہے۔[25] اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ حکومت کے مختلف محکمے ہیں، ہر محکمہ کا اپنا قانونی وجود ہے، اگر کسی ایک محکمہ کے پاس فاضل رقم ہو تو وہ دوسرے محکمہ کو بطور قرض دے سکتا ہے۔

ان نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص قانونی کا تصور فی نفسہ کوئی ناجائز تصور نہیں ہے، اور نہ ہی فقہ اسلامی کے لئے یہ کوئی اجنبی تصور ہے۔لہذا اتنی بات تو واضح ہوگئی کہ SPV بھی چونکہ شخص قانونی کی طرح اپنا وجود رکھتی ہے اس لئے اس کو بھی مذکورہ بالا شرعی نظائر کی روشنی میں جائز قرار دیا جائے گا۔

دوسری بحث: SPV کے مستقل وجود کی شرائط:

یعنی یہ تو ضروری ہے کہ SPV کا اپنا وجود ہو جو کہ اس کے بنانے والے originator کے وجود سے الگ ہو، اب وہ کونسی شرطیں ہیں جن کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اب SPV کو اپنا مستقل قانونی وجود حاصل ہوا؟ اس بارے میں معاصر اہلِ علم نے مختلف انداز سے مختلف باتیں کہی ہیں، ذیل میں چند شرائط ذکر کر کے ان کا جائزہ لیا جائے گا ان شاء اللہ۔

1۔ڈاکٹر ابو زید کے مطابق SPV کے لئے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہیں:

الف: SPV کے لئے ضروری ہے کہ یہ اس کمپنی سے جس نے اسے بنایا ہے معاشی اور قانونی دونوں طور پر مکمل آزاد ہو، تاکہ شفافیت کو برقرار رکھا جاسکے اور سرمایہ کاروں (جن کے لئے اس کمپنی کو تشکیل دیا گیا ہے) کی مصلحت کا بھرپور خیال رکھا جاسکے۔لہذا اس شق کا مقصد یہ ہے کہ originator اور SPV کے درمیان تعلق کا منقطع ہونا

ضروری ہے تاکہ Originator خریدنے، بیچنے، حصول سیالیت (liquidation) یا کسی اور طرح کے اختیارات SPV پر استعمال نہ کرسکے۔

ب:۔ SPV کو حقیقت میں صکوک ہولڈرز کی مصلحت اور فائدے کا خیال رکھنا چاہئے، اس کو محض ایک ونڈو نہیں ہونا چاہئے جسے Originator اپنے ذاتی مقاصد اور فوائد کے حصول کے لئے استعمال کررہا ہو۔ بالخصوص اس تناظر میں جبکہ سرمایہ کاروں اور صکوک ہولڈرز کو SPV کی کارگردگی کی قریبی دیکھ بھال کے بہت محدود اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

ج: چونکہ شرعی نقطہ نظر سے سرمایہ کار کو اس کے سرمایہ کی واپسی کی گارنٹی اور ضمانت نہیں دے جاسکتی ہے،[26] اس لئے SPV کو بھی چاہئے کہ وہ صکوک ہولڈرز کو اس طرح کی کوئی گارنٹی فراہم نہ کرے۔ اس ممنوعہ گارنٹی میں سرمایہ کی واپسی کی گارنٹی، منافع کی گارنٹی یا اثاثے کو واپس اس کی کتابی قیمت (Book Value) پر خریدنے کی گارنٹی شامل ہے۔ البتہ صکوک کی مدت کے اختتام پر اثاثہ کی حقیقی بازار قیمت (market value) کے مطابق اثاثہ واپس خریدنے کا وعدہ لیا جاسکتا ہے۔[27]

2۔ جبکہ ڈاکٹر منذر قحف وغیرہ کے مطابق حقیقی بیع کی انجام دہی اور اثاثوں کے صحیح طریقے سے SPV کی طرف منتقلی تبھی ممکن ہے جب میں ان درج ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائے:

1۔SPV کی آزادانہ حیثیت:

یعنی جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ SPV کے لئے ضروری ہے کہ وہ آزاد اور خود مختار حیثیت کا حامل مستقل ادارہ ہو جسے خاص اس مقصد کے لئے بنایا گیا ہو کہ وہ مخصوص اثاثے کی سیکیوریٹائزیشن کے معاملات سر انجام دے سکے۔ حقیقت میں SPV ہی صکوک کا اجراء کرنے والا (issuer) ہے۔ صکوک کے پشتی اثاثہ جات کو SPV کی طرف منتقل کردیا جاتا ہے۔

SPV کو افلاس سے دور ادارہ (bankruptcy remote entity) ہونا چاہئے، اس مقصد کے لئے SPV کو پابند بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیاں صرف اسی سیکیوریٹائزیشن کے معاملہ تک رکھے، وہ کسی ایسی سرگرمی میں ملوث نہ ہوجائے جس کی وجہ سے اسکی نادہندگی سے حفاظت کی حیثیت متاثر ہوسکے، مثلا غیر ضروری قرضہ جات، تداخل (merge)، اکتساب (acquisition)، یا کسی اور کاروباری شراکتوں میں حصہ نہ لے۔

SPV کو چونکہ صکوک ہولڈرز کے نمائندے کی حیثیت سے پشتی اثاثہ (underlying asset) پر ضمانتی حق (Security interest) حاصل ہے، اس لئے SPV کو ان اثاثہ جات کو رہن رکھوانے، بیچنے، ٹرانسفر

کروانے یا اثاثے میں کسی اور طرح کا تصرف کرنے کا مکمل غیر پابند (unfettered) حق حاصل ہونا چاہئے، معاہدے میں کوئی ایسی شرط نہیں ہونی چاہئے جو SPV کے اس حق کو روکتی ہو۔

SPV کو یہ بھی حق حاصل ہونا چاہئے کہ اگر وہ اثاثہ کو کامل طور پر اپنی ملکیت میں لانا چاہے تو وہ اسے اپنی کامل ملکیت میں لا سکے۔[28]

خلاصہ کلام یہ کہ ڈاکٹر منذر قحف کے مطابق SPV کی آزادانہ حیثیت کے متعلق کے نزدیک درج ذیل نکات ضروری ہے:

- جس کے نام پر اثاثہ منتقل کیا جارہا ہے وہ ایک مستند اور قانونی تقاضوں کے مطابق تشکیل شدہ SPV ہو۔
- SPV کو اثاثے میں رہن، خرید و فروخت، تبدیلی، انتقال ملکیت سمیت ہر طرح کے تصرفات کا حق حاصل ہو، اس کو پابند کرنے کی کوئی شرط نہ ہو۔
- موجد (originator) کی نادہندگی یا قرض کی ادائیگی سے عاجزی (insolvency) کا SPV پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔
- SPV کے نام پر اثاثہ کا انتقال اس طرح ہونا چاہئے کہ اگر SPV اسے کامل طور پر اپنی ملکیت میں لانا چاہے تو لا سکے۔

2۔ اثاثے پر موجد (originator) کے کنٹرول اور اس کے معاشی فوائد حاصل کرنے میں کمی

فروخت کردہ اثاثے پر موجد (originator) کا براہ راست یا بالواسطہ کنٹرول سے خطرہ ہے کہ انجام کار کہیں یہ معاملہ حقیقی بیع کے بجائے محض سودی قرض کا معاملہ نہ بن جائے۔ originator کے کنٹرول کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں: مثلاً یہ کہ وہ اپنی مرضی اور تائید کے مطابق اس اثاثے کا انتظام کروائے، یا ایسے فیصلے ہوں جس سے اصل پیرینٹ کمپنی فائدہ حاصل کرتی ہو، یا پھر صکوک سے متعلقہ معاملات اس طرح پورے کئے جائیں کہ وہ arms-length basis نہ ہو، وغیرہ۔ اگر originator کی طرف سے SPV پر صکوک کی اثاثہ سے متعلق فیصلہ سازی میں اس طرح کے اثر اندیزی کا کوئی واضح ثبوت ہو تو پھر یہ اس بات کی کافی دلیل ہوگی کہ یہاں پر حقیقی بیع کا معاملہ خالص اور صحیح نہیں ہوا ہے۔[29]

چونکہ کسی کمپنی کی اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ جائزے میں اس کمپنی کے معاملات اور فائنانشل صورتحال کا جائزہ لیا جاتا ہے، اس بات کو نہیں دیکھا جاتا ہے کہ یہ معاملات کس طرح سرانجام دیئے گئے ہیں۔ نیز چونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ کمپنیوں کے درمیان انداماج (Consolidation) اور اس کے فائنانشل نتیجے کو کمپنی کے

فائنانشل رپورٹ میں قانونی اور انتفاعی ملکیت کے مطابق لکھا جائے، نہ ہی انتقال نامہ یا ثبوت ملکیت کے دیگر ذرائع کو طلب کیا جاتا ہے تاکہ یہ بات معلوم کی جا سکی کہ کہ یہاں دونوں کمپنیاں ایک ہیں یا الگ الگ، اس لئے ایک کمپنی کا دوسری کمپنی پر کنٹرول یا اس کے فیصلوں پر کافی انداز میں اثر اندیزی بسا اوقات ایک آڈیٹر کے اس اطمینان کے لئے کافی ثبوت ہوتے ہیں کہ یہ دونوں کمپنیاں الگ الگ نہیں ہیں، بلکہ دونوں ضم (consolidated) ہیں۔

ڈاکٹر منذر مزید لکھتے ہیں کہ موجد (originator) کا فروخت کردہ اثاثوں سے فائنانشل فائدہ جاری رکھنا حقیقی بیع کے حقیقی ہونے پر ایک اور سوالیہ نشان ہے۔ اس لئے originator کو اس اثاثے پر صرف اتنا ہی حق حاصل ہونا چاہئے جو ایک کرایہ دار کو کرایہ کی زمین پر، یا اسی طرح انویسٹمنٹ منیجر کو کسی اور انوسٹمنٹ میں حاصل ہوتا ہے۔

اس دوسرے نمبر پر ذکر کردہ بحث کا خلاصہ درج ذیل نکات کی صورت میں نکالا جا سکتا ہے:

- موجد (originator) کو اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ صکوک اثاثہ پر فعال یا بالواسطہ کنٹرول برقرار رکھے۔
- اثاثے سے موجد (originator) کا کوئی معاشی فائدہ منسلک نہیں ہونا چاہئے۔
- اسی طرح اثاثے کے بنیادی اخراجات یا اس کی قیمت میں نقصان کی صورت میں SPV موجد (originator) سے رجوع نہیں کرے گا۔
- موجد (originator) کو اس بات کا پابند نہیں کیا جا سکتا ہے کہ وہ اثاثہ کو تبدیل کرے، سوائے اس صورت کے کہ وہ اس کو توڑ دے۔
- اگر اثاثے کی قیمت بہت زیادہ گر جائے تو موجد (originator) کو اختیار ہوگا کہ وہ اسے خریدنے سے انکار کرے۔

3۔ دیوالیہ ہو جانے کی صورت میں اثاثے کی طرف رجوع:

یہ تیسرا بنیادی نکتہ ہے جو اثاثوں میں صکوک ہولڈرز کی ملکیت کے حقیقی ہونے یا حقیقی نہ ہونے کے لئے بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے اس نکتے کا حاصل یہ ہے کہ اگر موجد دیوالیہ ہو جائے تو صکوک ہولڈرز کو حق حاصل ہے کہ اثاثہ چونکہ ان کی ملکیت ہے لہٰذا وہ اپنے بقایا جات کی وصولی کے لئے اس اثاثے میں ہر مناسب تصرف کر سکتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ صکوک ہولڈر کو رجوع کا حق اثاثے سے حاصل ہے نہ کہ موجد

(originator) سے، یعنی وہ اثاثہ فروخت کر کے اپنے بقایا جات وصول کریں گے، انہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ موجد سے اپنی ادا کی ہوئی رقوم کی واپسی کا مطالبہ کریں۔[30]

لہذا اس بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ SPV کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک الگ مستقل اور خود مختار ادارہ ہو، جو کہ قانونی طور پر بھی اور حقیقی طور پر بھی originator سے علیحدہ ہو، موجد کمپنی کا نہ تو اس پر اختیار ہو اور نہ ہی اس کا اس کے ساتھ کوئی معاشی فائدہ منسلک ہو، موجد کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ SPV کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکے۔ نیز یہ ضروری ہے کہ SPV کو اثاثے میں ہر طرح کا اختیار حاصل ہو، اسی طرح دیوالیہ ہو جانے کی صورت میں SPV کو حق حاصل ہے کہ وہ صکوک کے پشتی اثاثہ کو فروخت کر کے اس کی قیمت صکوک ہولڈرز کے حوالہ کرے۔

الشیخ علی القری کی رائے:

ان کے نزدیک SPV کی ذاتی مستقل حیثیت بر قرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں درج ذیل شرائط پائی جائیں:

الف: یہ کہ SPV کا اپنا الگ نام، حساب کتاب کے الگ رجسٹر اور الگ بینک اکاؤنٹ ہو۔ سرکاری اداروں اور ٹیکسز اتھارٹی کے ہاں اس کا الگ رجسٹریشن نمبر ہو۔

ب:۔ یہ کہ originator کمپنی کسی بھی صورت میں SPV کا مالک نہ ہو۔ اگر اس پر یہ اشکال کیا جائے کہ چونکہ SPV کے قیام کے وقت اس کا اصل سرمایہ originator کمپنی نے دیا ہے تو اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کمپنی اس کا مالک نہ ہو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مذکرۃ التأسیس (memorandum of association) میں اس بات کی صراحت ضروری ہے کہ originator کمپنی کسی رفاہی ادارے کے ساتھ تعاون کے لئے SPV کے سرمایہ کی حفاظت کرے گی بایں طور کہ اگر صکوک ختم ہو جائے اور وہ سرمایہ پھر بھی باقی رہے تو اصل originator کمپنی اس بات کی پابند ہو گی کہ وہ رقم اس رفاہی ادارے کو بطور عطیہ دے گی۔

ج:۔ اس بات کی صراحت بھی ضروری ہے کہ SPV کا کسی اور کمپنی پر غلبہ حاصل کرنا یا کسی اور کمپنی کے ساتھ منضم ہو جانا دونوں منع ہیں۔

د:۔ اس کے قیام کے مقصد کو پوری باریکی کے ساتھ واضح کرنا ضروری ہے۔

ھ:۔ اس بات کی تصریح بھی ضروری ہے کہ اصل (Originator) نہ تو SPV سے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو گا اور نہ ہی اس کے انتظامی بورڈ میں اکثریت کا حامل ہو گا۔[31]

اکاؤنٹنگ کے نقطہ نظر سے اصل مالک اور SPV میں امتیاز کے لئے معیار:

امریکی اکاؤنٹنگ معیارات (GAAP) کے مطابق SPV سے متعلق اکاؤنٹنگ کے معیار میں اس بات کی صراحت ہے کہ SPV اگر کسی کمپنی کی مملوک ہو تو ضروری ہے کہ اس کا بجٹ اصل کمپنی (Parent Company) کے بجٹ کے ساتھ ایک جگہ جمع کیا جائے۔ البتہ اگر درج ذیل شرطیں پائی جائیں تو پھر اس کمپنی کو مستقل کرنے کی اجازت دیجاتی ہے:

1۔ یہ کوئی دوسری کمپنی اس SPV میں ایک معتبر حصے (کم از کم اس کی ایک تہائی یا زیادہ) کی مالک ہو۔

2۔ اس کے انتظامی معاملات پر کوئی دوسری کمپنی غالب ہو۔

3۔ نقصان کی صورت میں وہ دوسرا فریق پہلے ڈالر (first Dollar)[32] کا نقصان برداشت کرے۔[33]

استقلال کا معیار: ملکیت یا انتظامی اختیارات؟

یہاں پر یہ نکتہ بھی زیر بحث لایا گیاہے کہ ایک کمپنی کے دوسری کمپنی سے علیحدہ اور مستقل وجود کو تسلیم کرنے کے لئے کیا ملکیت کو دیکھا جائے گا کہ ان میں سے ایک کمپنی دوسری کمپنی کی مملوک نہ ہو یا پھر اس کی خود مختار حیثیت کے لئے معیار اس کے انتظام چلانے میں اختیارات کو دیکھا جائے گا؟

معاصر فقہی اجتماعی اداروں میں سے اکثر کی رائے یہ ہے کہ اس میں ملکیت اور مشترکہ ملکیت میں اس کے تناسب کو دیکھا جائے گا۔ یعنی یہ دیکھیں گے کہ اگر اصل originator کمپنی SPV کا کلی طور پر مالک ہو، یا کلی طور پر تو مالک نہ ہو لیکن اس کے ایک معتد بہ حصے کا مالک ہو (جو کہ اس کی کل ملکیت کی از کم ایک تہائی یا اس سے زیادہ ہو) تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ SPV کی اپنی ذاتی حیثیت نہیں ہے بلکہ وہ اصل originator کی مملوک اور اس کی تابع ہے۔ لہذا شرعی معاملات میں ان دونوں کو علیحدہ سمجھنا اور اس بناء پر متعلقہ شرعی معاملات سرانجام دینا صحیح نہیں ہو گا۔[34]

جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس میں ملکیت کے تناسب کے بجائے انتظامی اختیارات کے حصول وعدم حصول کو دیکھا جائے گا۔ یعنی یہ دیکھیں گے کہ SPV کو چلاتا کون ہے؟ اگر اصل originator ہی اس کے اہم فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ SPV کی ذاتی حیثیت نہیں ہے بلکہ یہ originator کی تابع ہے اگرچہ وہ originator اس SPV کا کلی یا اکثریتی طور پر مالک نہ ہو۔ اس رائے کو علامہ الشیخ محمد علی القری اور ڈاکٹر عبد الباری مشعل نے ترجیح دی ہے۔ اس بناء پر کہ معاصر پیشہ ورانہ مالی معیارات میں ملکیت میں تناسب کے بجائے کنٹرول کو دیکھا جاتا ہے یعنی کہ اگر کوئی ایک کمپنی کے انتظام وانصرام اور اس کے

بارے میں فیصلہ سازی پر دوسری کمپنی کا غلبہ ہو، تو یہ بات لازم کی جاتی ہے کہ اس مغلوب کمپنی کا ڈیٹا اس کمپنی کے ڈیٹا کے ساتھ جمع کیا جائے جس کا اس پر غلبہ اور کنٹرول ہے۔[35]

راقم کی نظر میں ملکیت والی بات زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے، کیونکہ شرعی احکامات کا دار و مدار عام طور پر انتظامات کی وجہ سے نہیں، بلکہ ملکیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں پر صکوک میں بھی ملکیت کا اعتبار کیا جائے گا، کہ اگر SPV اصل (originator) کی کلی طور پر یا قابل اعتبار جزئی طور پر مملوک ہو تو پھر وہ الگ فریق شمار نہیں ہو گا، بلکہ originator کے تابع سمجھا جائے گا۔

صکوک کے معاملات میں SPV کو تیسرا فریق قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

صکوک میں کچھ شرعی معاملات ایسے ہوتے ہیں جو اصل originator بذات خود انجام نہیں دے سکتا ہے، بلکہ اس کے لئے ایک تیسرے فریق کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً خود اصل موجد (originator) مشارکت، مضاربت اور وکالت پر مبنی صکوک میں صکوک ہولڈرز کو ان کے راس المال (capital amount) کی گارنٹی نہیں دے سکتا ہے کیونکہ وہ بطور مضارب یا وکیل یا شریک یہ معاملہ سرانجام دیتا ہے، جو شرعی طور پر اصل سرمایے کی واپسی کی گارنٹی قطعی طور پر نہیں دے سکتا ہے، تو کیا اس کی بنائی ہوئی SPV صکوک کے معاملے میں یہ گارنٹی دے سکتی ہے؟

جب ہم اس بارے میں اہل علم کی آراء کا جائزہ لیتے ہیں تو ان میں سے اکثر کی رائے یہ ہے کہ یہ originator کی بنائی ہوئی SPV کو تیسرا فریق قرار نہیں دیا جا سکتا ہے، بالخصوص اس تناظر میں کہ اس SPV کو اصل (originator) ہی چلاتا ہے اور اس کے بارے میں بنیادی فیصلے وہی کرتا ہے۔ اس لئے ایسے SPV کی طرف سے ضمانت دینا یا اس کو بیچ میں شامل کر کے بیع عینہ کی حرمت والی صورتوں سے بچنا صحیح نہیں ہے۔[36]

جبکہ عبد الحنان العیسیٰ نے اس نوعیت کی تین بنیادی اقسام کی کمپنیاں ذکر کی ہیں:

1۔ قابض کمپنی (Holding Company)

یہ وہ کمپنی ہے جو دیگر کمپنی / کمپنیوں کی مالک ہوتی ہے یا کلی یا جزئی طور پر دوسری کمپنی / کمپنیوں کا انتظام چلاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ کمپنی ہے جو دوسرے کمپنی کے حصص میں اتنی مقدار کا مالک ہو جو قانونی طور پر اسے ان کمپنیوں کا کنٹرول سنبھالنے اور ان کا انتظام چلانے کا حق دے۔[37]

2۔ اصل کمپنی (Parent Company)

3۔ کمپنیوں کی ڈھیر (Conglomerate)

ان تینوں کمپنیوں کی حقیقت تقریباایک جیسی ہے، البتہ ان کی ذمہ داریوں کی نوعیت الگ الگ ہیں اس وجہ سے ہر ایک کو الگ الگ نام دیا ہے۔ عبد الحنان عیسیٰ نے پوری تحقیق سے تینوں کے بارے میں ذکر کردہ تفصیلات کا خلاصہ یہ نکالا ہے کہ یہ ان کے ماتحت جو کمپنیاں آتی ہیں وہ مالی، معاشی اور انتظامی طور پر ان اصل کمپنیوں کی تابع اور ماتحت ہیں۔ اس لئے ان کمپنیوں کو ایک دوسرے سے الگ فریق نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔[38]

SPV کے لئے شرعی اصول وضوابط:

SPV کو قائم کرنے کے لئے درج ذیل ضوابط کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1۔ اگر کسی مالی معاملے میں کسی شخص حقیقی یا شخص قانونی کے لئے کوئی کام کرنا یا کسی چیز کو اپنے اوپر لازم کرنا جائز نہ ہو، تو پھر اس شخص کی بنائی ہوئی SPV کے لئے بھی اس معاملہ کو سرانجام دینا یا اس چیز کو اپنے اوپر لازم کرنا بھی جائز نہیں ہو گا۔

2۔ SPV کا استعمال کسی ایسے مقصد یا مقاصد کے لئے جائز نہیں ہے جس میں فریب، دھوکہ دہی یا غلط بیانی کا عنصر ہو۔ مثلا یہ کہ وہ اپنے نقصان والے اثاثہ جات کو چھپانے کے لئے SPV کا سہارا لے۔ کہ وہ اثاثے علامتی طور پر SPV کو فروخت کرکے اثاثے اس کی طرف منتقل کرے۔

۳۔ غیر شرعی یا غیر قانونی ذرائع سے حاصل شدہ آمدنی کو چھپانے کے لئے SPV کمپنیاں بنانا بھی جائز نہیں ہے۔[39]

صکوک ہولڈرز کی ملکیت پر اثر:

جب SPV اثاثہ جات کی ملکیت کے صکوک جاری کرتی ہے تو ان صکوک کا مطلب متعلقہ اثاثے میں صکوک کی مالیت کے بقدر متناسب ملکیت کی نمائندگی ہے، قانونی دستاویزات میں اثاثہ چونکہ عام طور پر بدستور اصل مالک (origiantor) کی ملکیت میں رہتا ہے اس لئے صکوک ہولڈرز کو اس اثاثے کی انتفاعی ملکیت (Beneficial Ownership) حاصل ہو جائیگی۔ جس کے بارے میں ہم ماقبل میں تفصیل سے ذکر کرچکے ہیں کہ شرعی لحاظ سے یہ جائز اور قابل قبول ہے۔ البتہ اس کے ساتھ تمام قانونی تقاضے پورے کرنے ہیں جو ان کی اس انتفاعی ملکیت کے ثبوت کے لئے اختیار کئے جاسکتے ہیں تاکہ اختلاف کی صورت میں اپنی ملکیت کے ثبوت کی دستاویز کے طور پر عدالت وغیرہ میں پیش کیا جاسکے۔ لہذا SPV کا صکوک ہولڈرز کی ملکیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ بلکہ SPV خود صکوک ہولڈرز کے نمائندہ کے طور پر صکوک ہولڈرز کے مملوکہ اثاثہ جات کا انتظام وانصرام کرتی ہے۔

SPV کے بارے میں علماء کی آراء کا خلاصہ:

اگر ہم SPV کے بارے میں ماقبل میں ذکر کردہ تفصیلات کا جائزہ لیں تو واضح ہو جائے گا کہ اس کے شرعی حکم کے بارے میں معاصر اہل علم کی تین آراء ہیں:

پہلی رائے: یہ ہے کہ چونکہ صکوک جاری کرنے کے لئے یہ لازمی اور ضروری ہے، اور اس میں شرعی تقاضے پورے کئے جاتے ہیں، اس لئے یہ صحیح ہے اور اس کی بناء پر صکوک جاری کرنا بھی صحیح ہے۔ یہ رائے ڈاکٹر عبد الستار ابوغدۃ اور حسین حامد حسان وغیرہ کی ہے۔

دوسری رائے: یہ کہ یہ محض ایک قانونی حیلہ ہے جس کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے، لہذا اس کو صکوک میں شامل کرنا اور اس کی بنیاد پر صکوک جاری کرنا صحیح نہیں ہے، اس کے بجائے ایک تیسرا مستقل فریق ہونا چاہئے جسکی طرف صکوک کی اثاثہ جات منتقل کئے جائیں اور پھر اس کی بنیاد پر صکوک جاری کئے جائیں۔

تیسری رائے: SPV کے بارے میں ہم نہ کلی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شریعت کے مطابق اور حلال ہے، اور نہ ہی کلی طور پر اس کو شریعت کے خلاف اور حرام قرار دے سکتے ہیں۔ بلکہ اس کا دار و مدار صکوک کے ہر معاملے میں طے شدہ شرائط اور ضوابط کی روشنی میں اس کی حیثیت کی تعیین پر ہے، اگر وہ Originator سے بالکل جدا اور آزادانہ حیثیت کا حامل ہو، originator اس کا مالک نہ ہو اور نہ ہی اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں شرعی نقطہ نظر سے SPV کی جداگانہ حیثیت تسلیم کرنے اور اس کی بنیاد پر صکوک جاری کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ originator کا مملوک اور اس کا تابع ہو اور originator کلی طور پر اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہو تو پھر اس صورت میں واقعۃً اس کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کرنا مشکل ہو گا۔[40]

مقالہ نگار کی رائے میں زیر بحث مسئلے میں یہی رائے وقیع اور شرعی نقطہ نظر سے مناسب رائے ہے، کیونکہ شریعت میں کسی چیز پر حلال یا حرام ہونے کا حکم محض اس کے نام کی وجہ سے نہیں لگتا ہے، بلکہ اس معاملے کی حقیقت پر لگتا ہے۔ لہذا اتنی بات تو یقینی ہے کہ اگر SPV کو بنانے اور اس کے بعد اس کو چلانے میں اس کو جداگانہ اور مستقل حیثیت حاصل رہی ہو، نہ تو وہ originator کی مملوک ہو اور نہ ہی originator اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اس کی جداگانہ حیثیت شرعی نقطہ نظر سے بھی قابل قبول ہو گی۔ لہذا اگر کسی صکوک اسٹرکچر میں ان تمام شرعی اصول وضوابط کا خیال رکھ کر SPV تشکیل دی گئی ہو تو پھر اس کی ممانعت یا اس کو ناجائز اور سودی حیلہ قرار دینے کی بظاہر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی SPV کلی طور پر Originator کی مملوک ہو اور originator کلی طور پر اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہو تو پھر اگرچہ قانونی اعتبار سے SPV کی

الگ حیثیت تسلیم کرلی گئی ہو لیکن شرعی نقطہ نظر سے ایسی صورتحال میں اس کی آزاد اور جداگانہ حیثیت تسلیم نہیں کی جاسکتی ہے، لہذا ایسے صکوک میں اسے originator سے ہٹ کر علیحدہ فریق سمجھنا درست نہیں ہوگا، لہذا اسکی طرف سے صکوک کے معاملات میں گارنٹی دینا، یا originator کا صکوک ہولڈرز کو اثاثہ نقد کم قیمت میں فروخت کرنے کے بعد SPV کا وہی اثاثہ صکوک ہولڈرز سے ادھار زیادہ قیمت پر خریدنا وغیرہ جائز نہیں ہوگا۔ اسی رائے کو الشیخ محمد القری اور شیخ عبدالباری مشعل نے بھی ترجیح دی ہے۔[41]

ایک اور اہم بات جس کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ صکوک کے اجراء یا کسی اور مالی معاملے کی شرعی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کاغذی کاروائی (documentation) ہو جائے تو یہ ضروری ہے کہ عملی طور پر اس معاملے کی سرانجام دہی (execution) میں ان تمام شرعی اصول وضوابط کا مکمل طور پر شرعی روح کے مطابق خیال رکھا جائے۔ بعض اوقات کسی مالی معاملے کے ایگریمنٹ اور دیگر کاغذی کاروائی میں تمام شرعی اصولوں کا لحاظ رکھا جاچکا ہوتا ہے لیکن جب ان معاملات کو عملی طور پر نافذ کیا جاتا ہے تو اس وقت (لاعلمی اور ان معاملات کی شرعی حساسیت سے عدم واقفیت کی بناء پر) اس میں شرعی اصول وضوابط کے تقاضے پورے نہیں کئے جاتے ہیں، اس لئے یہ ضروری ہے کہ SPV کے معاملے میں بھی کاغذی کاروائی کے ساتھ اس کا عملی طریقہ بھی شرعی اصول وضوابط اور شرعی روح کے مطابق پورا کیا جائے۔

خلاصہ بحث:

صکوک کے اجراء میں مختلف معاملات کو سرانجام دینے کے لئے ایک تیسرے فریق کی ضرورت ہوتی ہے جو صکوک جاری کرنے کے خواہشمند فریق اور صکوک ہولڈرز کے درمیان واسطہ بنے، اور وہ مختلف شرعی معاملات جو صکوک جاری کرنے والا بذاتِ خود سرانجام نہیں دے سکتا ہے انہیں بحیثیت ایک مستقل فریق سرانجام دے۔ ایسی کمپنیوں کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، جن میں سب سے زیادہ مشہور نام سپیشل پرپز وہیکل SPV ہے۔ جس کی متعدد خاصیات ہیں جن میں نمایاں خاصیت یہ ہے کہ اس کا اصل originator سے الگ قانونی وجود ہو۔ شرعی نقطہ نظر سے جب ہم اس نوعیت کے اداروں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں متعدد ایسے ادارے نظر آتے ہیں جن کا مادی وجود نہیں ہوتا ہے لیکن شرعی قانون میں اس کی الگ حیثیت اور مستقل وجود کو تسلیم کرلیا گیا ہے۔ اس طرح کی کمپنیاں متعدد اغراض ومقاصد کے لئے بنائی اور استعمال کی جاتی ہیں۔ معاصر اسلامی مالیات کے مختلف شعبہ جات میں اسے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اس کا زیادہ استعمال صکوک میں ہوتا ہے۔ اس کے لئے کوئی خاص قانونی ڈھانچہ متعین نہیں ہے، کبھی یہ ٹرسٹ کی صورت میں ہوتی ہے تو کبھی عام تجارتی کمپنیوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ صکوک

میں یہ کمپنی بعض حیثیت میں اصل (originator) کی نمائندہ ہوتی ہے جبکہ بعض دیگر معاملات میں یہ صکوک ہولڈرز کا نمائندہ سمجھی جاتی ہے۔ معاصر اہل علم نے اس نکتے پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ اس کی مستقل حیثیت تسلیم کرنے میں ملکیت کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کے انتظام وانصرام پر کنٹرول کے حصول کو دیکھا جائے گا؟ بعض حضرات نے اس کے انتظام وانصرام اور اس کے بارے میں فیصلہ سازی کے اختیارات کو معیار قرار دیا ہے، جبکہ مقالہ نگار نے اس کے برعکس ملکیت کی رائے کو ترجیح دی ہے، کہ اگر ایک کمپنی دوسری کمپنی کا کلی یا کم از کم اس کی تہائی کی مالک ہو تو وہ مملوکہ کمپنی اسی مالک کمپنی کے تابع سمجھی جائیگی اور اس کی مستقل حیثیت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ایک اور اہم شرعی نکتہ جس سے بحث کی گئی ہے یہ ہے کہ معاصر صکوک کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ SPVصکوک کے معاملات میں آزاد تیسرے فریق کی حیثیت کا حامل نہیں ہے، لہذا اس کی طرف سے راس المال (capital) کی واپسی کی گارنٹی دینا، اس کو اثاثے کی خرید وفروخت میں تیسرے فریق کی حیثیت سے شامل کر کے بیع عینہ کی حرام صورتوں سے نکلنا، اس کی طرف سے اثاثہ کی واپس خریداری وغیرہ درست نہیں ہے اور نہ ہی اس کو درمیان میں شامل کر کے مذکورہ بالا مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری شرعی ضوابط میں سے اہم ضابطہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ فریب و دھوکہ دہی اور غیر شرعی و غیر قانونی مقاصد کے لئے اس نوعیت کی کمپنیوں کو قائم کرنا اور انہیں مذکورہ بالا مقاصد کے لئے استعمال کرنا شرعی طور پر بھی ناجائز ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] حكيم براضية وجعفر هني محمد، دور الصكوك الأسلامية في إدارة السيولة في البنوك الإسلامية، عمان دار اليازوري العلمية للنشر والتوزيع، 2016، و:أبو زيد، عبد العظيم (2010.(الشركة ذات الغرض الخاص، مهامها وضوابطها الشرعية، ص1 .بتصرف، منشورة على موقع المصنف الإلكتروني -bdulazeem abozaid.com/ar/wp-content/.../الشركة-ذات-الغرض-الخاص.doc

Hakīm birāḍīa & jafari hanīĩ muḥamādi , daŵra ạlṣũkūki ạlảslạmyẗ fī ạịdāraẗi ạlsũyūlaẗi fī ạl̊bunūki ạl̊ạịs̊lāmīãẗi , ʿamãạn dāri ạlyạzwry ạl̊ʿil̊mīãẗa lilnãsẖra wāltãŵzīʿa , 2016 , w: ạảbū zyd , ʿab̊da ạlʿzym (2010 .(ạlsẖãrikaẗu dẖātu ạl̊gẖaraḍi ạlkẖạṣ , mhạmhạ waḍawābiṭahā ạlsẖũrãʿīãẗã

[2] Vinod Kothari , Securitization: The Financial Instrument of the Future,Wiely and Sons, Singapore 2006, ,Page 540 and upwards.

[3] أبو زيد، عبد العظيم.(2010) الشركة ذات الغرض الخاص، مهامها وضوابطها الشرعية، مصدر سابق ،ص4)

ạảbū zyd , ʿab̊da ạlʿzym (2010). ạlsẖãrikaẗa dẖātu ạl̊gẖaraḍi ạlkẖạṣ , mۿạmۿạ wḍwạbṭۿạ ạlsẖrʿyẗ,

[4] ميرة، حامد حسن، المنشأة ذات الغرض الخاص ودورها في هيكلة الصكوك، مجلة القضاء، العدد الثاني،يونيو 2013، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية،، ص 12.

maŷraẗ , ḥāmid ḥus̊ni, ạl̊mun̊sẖāảẗa dẖātu ạl̊gẖaraḍi ạlkẖạṣ wadawãrahā fī haŷkalaẗi ạlṣũkūki , majalãẗa ạl̊qaḍāʾi , ạl̊ʿadada ạltẖãạnī , June 2013 , Muhammad bin Sauod Islamic University ,, p 12.

[5] Pegah Zolfaghari, An Introduction to Islamic Securities (Sukuk), Uppsala Faculty of Law, Working Paper 2017:2,UPPSALA UNIVERISITY, at page 21.

[6] البقوم علي هلال مشرف، دور الشركة ذات الغرض الخاص في الصكوك دراسة تطبيقية على المؤسسات المالية الإسلامية، أطروحة دكتواره في تخصص المصارف الإسلامية، جامعة العلوم الإسلامية العالمية، عمان،سنة 2015، ص 115

Aỉbuqūmi ʿulīa halāalu mashٖrafiⁿ , dawٖra ạlshٖārikaẗi dhٖātu ạỉghٖaraḍi ạlkhٖạṣ fī ạlṣūkūki dirāsaẗa taṭٖbīqīāẗa ʿalaỵ ạỉmūảsāsāti ạỉmālīāẗi ạỉạịṣٖlāmīāẗi , ạủṭٖrwḥaẗa dktwạrh fī takhٖaṣūṣi ạlmaṣārifi ạỉạịṣٖlāmīāẗi , jٖāmiʿaẗa ạỉʿulūmi ạỉạịṣٖlāmīāẗi ạỉʿālamīāẗi , ʿamāạna , sanaẗa 2015 , p 115

[7] بنى عامر، زاهر على محمد، التصكيك ودوره فى تطوير سوق مالية إسلامية، دار عماد الدين ،عمان ،الطبعة الأولى، سنة النشر 2009، ص35.

banaỵ ʿāmiruⁿ , zāhiruⁿ ʿalaỵ muḥamādiⁿ , ạltṣkyk wadawٖrahu fiỵā taṭٖwīra sūqi mālīāẗi ạịṣٖlāmīāẗi , dāra ʿimādi ạldīyni , ʿamāạna , ạlṭābٖʿaẗa ạỉảٖwlaỵ , sanaẗa ạlnāshٖrī 2009 , ṣ 35

[8] ميرة، حامد حسن، المرجع نفسه،،ص18.

maỷraẗuⁿ , ḥāmida ḥuṣٖniⁿ ,ibid ,, P 18

[9] مشعل ، دكتور عبد الباري، الشركة ذات الغرض الخاص في الصكوك، ما مدى الحاجه إليها؟ مجلة الاقتصاد الإسلامي العالمية، العدد 52، سبتمبر 2016، ص 126.

mashٖʿal , ʿabٖdi ạỉbārīyī , ạlshٖārikaẗa dhٖātu ạỉghٖaraḍi ạlkhٖạṣ fī ạlṣūkūki , mā mudaỵ ạlḥajh ạịlaỷhā ? majalāẗa ạỉạiqٖtiṣādi ạỉạịṣٖlāmīī ạỉʿālamīāẗi , ạỉʿadada 52 , sibٖtmbara 2016 , p 126.

[10] مشعل، دکتور عبد الباري، المرجع نفسہ.

mashٖʿaluⁿ , dukٖtwra ʿabٖdi ạỉbārīyī , ibid..

[11] أبو زيد المرجع نفسہ، ص1-3

ạảbū zyd , ʿabٖda ạlʿzym ,ibid, p 1 – 3

[12] حوالہ بالا۔(ibid)

[13] FSP FAS 140-3 —Accounting for Transfers of Financial Assets and Repurchase Financing Transactions,from:http://www.ey.com/GL/en/SearchResults?SRT_F=&SRT_O=&ACT=&Page=&CF=&LF=&FILTER=&DF=&IF=&SF&FF=&query=+++.FSP+FAS+1403+%E2%80%94Accounting+for+Transfers+of+Financial+Assets+and+Repurchase+Financing+Transactions&search_options=country_name

[14] ميرة، حامد حسن، المرجع نفسہ،،ص14-15

maỷraẗuⁿ , ḥāmida ḥuṣٖniⁿ , ibid ,, P 14-15

[15] ابن جعفر، احمد، الشركة ذات الغرض الخاص" دراسة فقهية "، جامعة اليرموك، 2011، ص137 ۔

ạibٖn jafari, ạiḥٖmadٖ, ạlshٖārikaẗa dhٖātu ạỉghٖaraḍi ạlkhٖạṣ " dirāsaẗa fqہyaẗ ", jāmiʿaẗa ạỉyarٖmūki , 2011 , p137-

[16] Muhammad al-Aine، Muhammad al-Bshir, Global Sukuk and Islamic Securitization Market,Financial Engineering and Product Innovation BRILL،LEIDEN.BOSTON،USA،(2012)p 443-445.

[17] مشعل ، دكتور عبد الباري، المرجع نفسه، ص 126.

mashٖʿaluⁿ , dukٖtwra ʿabٖdi ạỉbārīyī , ibid, p 126.

[18] القري، الشيخ محمد علي، المرجع نفسه، ص 3،

ạl̊qarĩyũ , ạlsẖãẙkẖa muḥamãdu ʿalī , ibid , p 3,

[19] السحيباني، محمد 1429ھ) .الإسلامية، الصكوك هيكلة مختلف کتابوں اور آرٹیکلز سے جمع کیا گیا ہے

عرض مقدم لحلقة نقاش (الإسلامية الصكوك) كلية الشريعة 23 ربيع) . الثاني، الرياض، السعودية، ص9 ابن

جعفر، احمد، الشركة ذات الغرض الخاص "دراسة فقهية"، مصدر سابق، ص 15

Have taken from many books and articles including: ạlsḥybạny , muḥamãda) ھ). 1429yklaẗ ạlṣũkūka ạlạslạmyẗ , ʿar̊ḍa maq̊damiⁿ liḥaĺqaẗa niqāsẖi (ạlṣũkūka ạlạslạmyẗ) ǩlyaẗ ạlsẖryʿẗ 23 rbyʿ). ạltẖãạnī , ạlryạḍ , ạlsʿwdyẗ , ṣ 9ạbn jaʿfaraⁿ , ạiḥ̊mad̊ , ạlsẖãrikaẗa dẖ̃ãtu ạl̊gẖaraḍi ạlkẖạṣ " dirãsaẗa fqھyaẗ ", maṣ̊dara sābi

[20] Pegah Zolfaghari, An Introduction to Islamic Securities (Sukuk), Uppsala Faculty of Law, Working Paper 2017:2,UPPSALA UNIVERISITY, at page 21.

[21]World Bank, Government Bond Market Advisory Services Peer Group Dialogue, Meeting #14: Minutes , *Sukuk as Instruments for Government Funding and Developmen*

[22] القري، محمد علي، المرجع نفسه،ص 4۔

ạl̊qarĩyũ , muḥamãda ʿalĩy , ibid,Page: 4.

[23] Rusni Hassan & others, The Role of A Trustee in *Sukuk*: the Malaysian Perspective, Australian Journal of Basic and Applied Sciences, 6(11): 327, 2012

[24]عثمانی، مفتی محمد تقی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، ادارۃ المعارف کراچی، سنِ طباعت درج نہیں ہے، ص80

usmani, mufti Mohammad Tqi , islam aur jadeed maeeshat vtjart, ادارت al-maarif کراچی, sn,taba-at darj nahi hai, p 80

[25]ibid۔

[26]ابن قدامۃ المقدسی الحنبلی، موفق الدین عبد اللہ بن احمد۔ المغنی لابن قدامۃ، مکتبۃ القاھرۃ، تاریخ النشر: 1968، (28/5)

ạib̊na qudãạma ạl̊muqadãsĩĩ, mūafãqa ạldĩyni ʿab̊da ạllhi b̊n ạiḥ̊mad̊ - ạl̊mugẖanĩy, mak̊tabaẗa ạl̊qāhiraẗi , tārīkẖa ạlnãsẖri: 1968(28 / 5),

[27] Abdulazeem Abozaid, "The Special Purpose Entity: Its tasks and Sharīʻah framework,",Article: published, July 28, (2012), Available on http://abdulazeem-abozaid.com/en/spv/

[28] Monzer Kahf and Hiba al-Saudi, Special Purpose Vehicles and Corporate *Ṣukūk*: How True is "True Sale"? *JKAU: Islamic Econ.*, Vol. 29 No. 2, pp: 7(July 2016).

[29] Monzer Kahf and Hiba al-Saudi, Special Purpose Vehicles and Corporate *Ṣukūk*: How True is "True Sale"? *JKAU: Islamic Econ.*, Vol. 29 No. 2, pp: 6(July 2016).

[30] Hussam El-khatib, ARTICLES AND STUDIES ON SPECIFIC *SUKUK* STRUCTURES,International Islamic Finansial Market Report, 2nd Edition. Page36.

[31] القري، الشيخ محمد علي، ا ،ص 43-44

ạl̊qarĩy , muḥamãd ʿalĩy , ibid ,Page: 43-44

[32] First dollar coverage is a type of insurance policy with no deductible where the insurer assumes payment once an insurable event occurs. While there is no deductible, the amount the insurer will pay out is often lower than on similar plans that have a deductible, or premiums for the first dollar plan will be higher) https://www.investopedia.com/terms/f/first_dollar_coverage.asp#:~:text=First%20dollar%20coverage%20is%20a,dollar%20plan%20will%20be%20higher.(

[33] القري، الشيخ محمد علي، المرجع نفسه، ص 5

ạl̊qarīy muḥamãd ʿalīy،ibid page 5

[34] مشعل ، دكتور عبد الباري، المرجع نفسه، ص 128.

mash̰̊ʿaluⁿ , duk̊twra ʿab̊di ạl̊bārīyī, ibid, page 5.

[35] القري، الشيخ محمد علي،المرجع نفسه، سبتمبر 2016، ص 126.

ạl̊qarīy muḥamãd ʿalīy،ibid page, mash̰̊ʿaluⁿ , duk̊twra ʿab̊di ạl̊bārīyī, ibid, page 126.

[36] مشعل، عبد الباري، الشركة ذات الغرض الخاص في الصكوك، مجلة الاقتصاد الإسلامي، العدد 54، نوفمبر 2016، صفحة 98.

mash̰̊ʿaluⁿ , duk̊twra ʿab̊di ạl̊bārīyī, ibid, page 98.

[37] مجمع الفقه الإسلامي الدولي، قرارداد نمبر 130(14/4) بشأن الشركات الحديثة، دورة 14، دوحة قطر ، 2003.

International Islamic Fiqh Academy, Resolution No: 130, (14/4), about new companies, Doha Qatar, 2003.

[38] عبد الحنان العيسى، أصول الصكوك بين الحماية وضمان الطرف الثالث، مجلة الاقتصاد الإسلامي العالمية، العدد 40، سبتمبر 2015.

ʿab̊du ạl̊ḥanāni ạlʿysy , ạủṣwla ạlṣũkūki baẙna ạl̊ḥimāyaẗi waḍamāni ạlṭãrafi ạlth̲ãạlith̲i , majalãẗa ạl̊ạiq̊tiṣādi ạl̊ạiṣ̊lāmīī ạl̊ʿālamīãẗi , ạl̊ʿadada 40 , sib̊tmbara 2015.

[39] میرة، حامد حسن، المرجع نفسه، ص46.

maẙraẗuⁿ , ḥāmida ḥus̊ni,ibid, page: 46.

[40] حوالہ بالا۔(ibid)

[41] القري، الشيخ محمد علي، الشخصية الاعتبارية ذات الغرض الخاص (SPV) دراسة شرعية عن الملكية المؤقتة، حوالہ بالا، ص 21۔

ạl̊qarīy muḥamãd ʿalīy،ibid page, mash̰ʿaluⁿ , duk̊twra ʿab̊di ạl̊bārīyī, ibid, page 21.